دل کی بات

حیدر آباد اور کراچی
درندوں کی بستی

ایرانی ماں اور سندھی باپ کی دختر وزارت اختر وزیر اعظم بے نظیر کا تازہ بھاشن ہے کہ سندھ میں دوسرا مجیب پیدا ہو گیا ہے (جنگ لاہور ۴ جون) بیگم زرداری صاحبہ مسئلہ آج اتنا الجھا ہوا نہیں رہا جتنا کل تھا مشرقی پاکستان میں مجیب پیدا ہوا تو آپ کے والد ماجد نے فرمایا ہم ادھر تم ادھر اور وہ بنگلہ دیش بن گیا آج خیر سے آپ ہیں۔ آپ سندھ جانے والوں کو یہ کہ کر روک دیں جو ادھر گیا میں اس کی ٹانگیں توڑدوں گی اور آنکھیں پھوڑدوں گی کہ اگر وہ پہنچ بھی جائے تو کچھ دیکھ نہ سکے جیسے محسن صدیق مرحوم اسکی زندہ مثال ہے ان دنوں آپ نے اپنا وزارتی دفتر کراچی منتقل کیا ہوا ہے جبکہ آپ کا سندھی مجیب آپ کے ماضی کی طرح لندن میں ہے بے نظیر حکومت اور اس کے جمہوری جلووں کی نسبت ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟ کہ لطاف جب تک آپ کے ساتھ تھے تو بھائی تھے اختلاف کیا تو شیخ مجیب نظر آنے لگے؟ کس کے دل میں کیا ہے؟ اس پر مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہم تو صرف یہی کہہ سکتے ہیں۔

چوس کر شاخ کا لہو گل نے
اپنا جو بن سنوارنا چاہا

مغربی کلچر کی نمائندہ ایرانی نژاد بیگم نصرت بھٹو نے الزام لگایا ہے کہ ضیاء کی بنائی ہوئی ایم کیو ایم میں شامل بھارتی ایجنٹ قتل و غارت گری کر رہے ہیں کوئی حکومت اپنے عوام کو قتل کرنا نہیں چاہتی (جنگ لاہور ۳ مئی)
بیگم صاحبہ کا دیا کہیان درست بھی مان لیا جائے تو انہیں یاد دلاتے ہیں کہ آپ کے اور آپ کی بیٹی بے نظیر کے بیسیوں بیانات چھپ چکے ہیں کہ ضیاء باقیات مٹانا ہمارا فرض ہے کہ اب بھلا آپ اپنا فرض کیوں پورا نہیں کرتیں جمہوریت بحال ہو جانے کے بعد مارشل لاء دور کی مکروہ یادوں سے مصالحت کیا معنی؟ ہم سمجھتے ہیں آپ کے سابقہ بیانات کی روشنی میں اگر حیدر آباد و کراچی کے حالات پر غور کیا جائے تو بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ پیپلز پارٹی نے طاقت اور اقتدار کے گھمنڈ میں ایم کیو ایم کو عوامی سٹائل میں ختم کرنیکی کوشش کی ہے جس کے نتیجہ میں یہ قتل و غارت عام ہوئی ہے اور نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ ۷۱ء کے کیمپوں کا نقشہ نظر آ رہا ہے عورتوں کے حقوق کی علم بردار حکومت عورتوں کو ہی قتل کر رہی ہے معصوم بچوں کو بھی معاف نہیں کیا گیا آپ کی جمہوریت کا یہی ثمر ہے کیا؟ یہی جمہوریت بھٹو دور میں ایف ایس ایف نے عام کی تھی اور اب پی پی پی کے جیالے براہ راست اس جہاد میں مصروف ہیں ان کرتوتوں پر بھی جمہوریت کی بحالی کا ناقوس بجایا جا رہا ہے۔

ع۔ اے وائے بہارے اگر انیست بہارے
اور غالب کی زبان میں یہ کہے بغیر ہم رہ نہیں سکتے۔ ع۔ شرم تم کو مگر نہیں آتی

جی ایم سید، ممتاز بھٹو، حفیظ پیرزادہ، جام صادق علی اور رسول بخش پلیجو اب کیوں منقار زیر پر ہیں ۷۰ء میں جب لسانی فسادات کا آغاز ہوا تو یہ سب بھٹو کے ساتھ تھے اور ان لسانی فسادات کے بانی شمار کئے جاتے تھے ۷۷ء تک یہ ناچتے رہے پھر ان کی خباثتیں عروج پر پہنچیں تو مارشل لاء آیا، مارشل لاء نے انہیں تحفظ دیا اور یہ لوگ زیر زمین سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے انہوں نے کھل کر مہاجروں کو خیبر کے یہودی کہا مولویوں کو بھتہ دیکر خریدا انہوں نے

بھی یہی بولی بولی مساجد کو علیحدگی پسندی کے رجحانات کا اکھاڑا بنایا اب جبکہ زمین مکمل ہموار اور فضا "سندھو دیش" کے لئے مکمل سازگار ہوچکی ہے تو مہاجروں پر پانی بجلی بند کر کے انکو گھروں سے نکلنے پر مجبور کر دیا خواتین قرآن سروں پر رکھ کر گھروں سے باہر نکلیں بچوں کو سینے سے چمٹا کر جب وہ سڑکوں پر آئیں تو بچوں کی محبت سے محروم اور قرآن پر ایمان سے خالی سینے لئے علقمی زادوں نے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی عورتیں اور بچے خون میں لت پت تڑپنے لگے چیخوں اور آہوں سے فضا تھرا گئی آسمان کانپ اٹھا اور عرش ہل گیا مگر وزیر اعظم اور صدر مملکت کا دل نہیں ہلا ان کی جمہوریت جو اسلم مرزا کی مرہون منت تھی وہ بھی چپ سادھے خون کی ہولی کا تماشا دیکھتی رہی دو قومی نظریہ قائد اعظم کی "مزار اقدس" کی طرف بھاگ کھڑا ہوا یوں محسوس ہوا جیسے قائد عوام اور اس کی ذریت بغایا کی خواہشات کا عفریت ننگے بریک ڈانس میں مصروف ہے اور اس کو طول دیکر مشرقی پاکستان کی خونیں یادیں دہرا رہا ہے مارشل لاء کے زمانے میں بھی سندھ اور کراچی میں حیوانیت اور درندگی کی دہشت کے حادثات رونما ہوتے رہے مگر جمہوریت زادگان کہتے تھے کہ یہ غیر جماعتی نظام ہے اس لئے یہ خونخواری پیدا ہوئی ہے جماعتی جمہوریت کا زمانہ آیا تو حالات درست ہو جائیں گے جمہوریت کے ناہموار فرزندو! اب بتاؤ یہ جماعتی جمہوریت کے بھوت پریت اور پی پی پی کے عفریت کیا گل کھلا رہے ہیں؟ یہ ظلم و استبداد، یہ جور وجفا یہ دہشت و وحشت قتل وغارت گری، یہ خون انسان کی ارزانی اور یہ خون کی ہولی کہیں تمہاری جمہوریت کا "جمہوری عمل تو نہیں؟" اور اگر یہی جمہوری عمل تمھارے خلاف آزمایا گیا تو پھر تمہارے پالتو جمہوری بچے بلبلا اٹھیں گے اور اپنے سیاسی داتا سٹیفن سولارز یہودی کے چرنوں میں سر دے کے روئیں گے اور چلائیں گے کہ جناب جمہوریت قتل ہو رہی ہے اور اس قتل جمہوریت کی ذمہ دار ضیاء باقیات ہیں۔

سیدھی بات ہے اقتدار پر قبضہ پی پی اور اس کے حلیفوں کا ہے یا بکنے والوں کا اور اس تمام ستم رانی کی ذمہ داری بھی انہیں پر عائد ہوتی ہے اس کا حل تلاش کرنا اس پر عمل کرنا اور امن قائم کرنا بھی انہیں کا فرض ہے جس طرح ذلیل ہو کر انہوں نے ووٹ مانگے تھے ٹھیک اسی طرح بے نظیر کروڑوں روپے کے راحت کدہ سے باہر نکلے گلی گلی کوچہ کوچہ جائے اور اپنے پرستاروں اور جیالوں سے امن کی بھیک مانگے، صدر اسحٰق اور مرزا اسلم بیگ بے نظیر کی بیکنگ کرتے ہوئے اس کے عقب میں برابر ساتھ ساتھ چلیں اور امن قائم کریں اور اگر امن قائم نہیں ہوتا اور عورتوں بچوں جوانوں بوڑھوں کا خون ناحق یونہی بہتا رہے گا تو ان پر واجب ہے کہ جتنے افراد پی پی لے بر سر اقتدار آ کر رہا کئے ہیں انہیں فوراً گرفتار کیا جائے ان پر ملٹری سمری کورٹ میں مقدمات چلا کر انہیں سر عام عبرتناک سزا دی جائے اور جتنے لوگوں نے سندھو دیش کا نعرہ لگا کر یہ آندھی چلائی ہے انہیں بھی قرار واقعی سزا دی جائے

محسن صدیقی کا قتل

حیدرآباد اور کراچی کے فسادات کی کڑی دھوپ اور فتنۂ قومیت کی دہکتی ہوئی آگ کو بجھانے اور جلتے ہوئے انسانوں کو چھاؤں دینے کے لئے صدیقی صاحب مرحوم آگے بڑھے مگر خود شعلوں کی لپیٹ میں آ کر جل گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آگ کا رخ ان کی طرف کس نے موڑا اسکا جواب بھی بے نظیر ہی دے کہ ملک میں تیزی سے پھیلنے والی اس ظلمت کی ذمہ دار براہ راست وزیر اعظم اور ان کی پارٹی ہے وہ دنیا اور آخرت میں بھی اس کے لئے جواب دہ ہے ٹھیک اسی طرح جس طرح جلیانوالہ باغ ۱۹۱۹ء اور ختم نبوت کی تحریک ۱۹۵۳ء کی ذمہ دار اس دور کی حکومتیں تھیں مسلم لیگ تو اب تک قرض چکا رہی ہے اور پیپلز پارٹی نے ابھی چکانا ہے۔

مخدوم خلیق الزمان کا نعرۂ حق